سوال

(93) نمازپنج گانہ میں قنوت اور دعا کے الفاظ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

1۔ قنوت نمازِپنج گانہ میں پڑھنے کی سند تحریر فرمائیے۔

2۔ تخصیص بھی کسی دعا کی ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

1۔ عن أبي هريرة قال: لأقربن صلاة النبي صلى الله عليه وسلم، فكان أبو هريرة يقنت في الركعة الآخرة من صلاة الظهر، وصلاة العشاء، وصلاة الصبح، بعد ما يقول سمع الله لمن حمده، فيدعو للمؤمنين ويلعن الكفار۔[1] وعن أنس قال: كان القنوت في الفجر والمغرب۔[2] (صحيح بخاري)

[ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں تمھیں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز پڑھاؤں گا، چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ظہر، عشا اور صبح کی نمازوں کی آخری رکعت میں ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہنے کے بعد قنوت کرتے، مسلمانوں کے حق میں دعا کرتے اور کافروں پر لعنت فرماتے اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قنوت فجر اور مغرب میں تھی]

''وظاهر سياق حديث الباب أن جميعه مرفوع، ولعل هذا هو السر في تعقيب المصنف له بحديث أنس، إشارة إلى أن القنوت في النازلة لا يختص بصلاة معينة'' اھ۔ (فتح الباري: ۴/۴۳۶، مطبوعہ دہلی)

[باب میں مذکور حدیث کے سیاق کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ساری حدیث مرفوع ہے۔ شاید مصنف کے اس حدیث کے متصل بعد انس رضی اللہ عنہ کی حدیث لانے میں یہی راز ہے، یہ اشارہ کرتے ہوئے کہ قنوتِ نازلہ کسی متعین نماز کے ساتھ خاص نہیں ہے]

((وعن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا أراد أن يدعو على أحد أو يدعو لأحد، قنت بعد الركوع فربما قال: إذا قال سمع الله لمن حمده، ربنا لك الحمد، اللهم أنج الوليد بن الوليد، وسلمة بن هشام، وعياش بن أبي ربيعة، اللهم اشدد وطأتك على مضر، واجعلها سنين كسني يوسف، يجهر بذلك ۔۔۔ الخ)) (متفق عليه ۔ مشکوۃ شریف مطبوعہ أنصاری، ص: ۱۰۵)[3]

[ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے خلاف بددعا یا کسی کے حق میں دعا کرنے کا ارادہ فرماتے تو رکوع کے بعد قنوت (میں ایسا)

کرتے ۔ راوی نے کبھی یوں بھی کہا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ''سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا لک الحمد ''کہہ چکتے تو فرماتے : اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے ۔ قبیلہ مضر پر اپنی سزا سخت کر دے اور ان پر ایسا قحط مسلط کر دے، جیسا کہ قومِ یوسف پر آیا تھا ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے یہ دعا کیا کرتے تھے]

''وعن ابن عباس قال : قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شهرا متتابعاً في الظهر والعصر والمغرب والعشاء وصلاة الصبح، إذا قال سمع الله لمن حمده من الركعة الآخرة، يدعو على أحياء من بني سليم على رعل وذكوان وعصية، ويؤمن من خلفه '' (رواه أبو داوٗد)[4]

[ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ متواتر ظہر، عصر، مغرب، عشا اور فجر کی نمازوں میں قنوت پڑھی ۔ ہر نماز کی آخری رکعت میں ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہنے کے بعد بنو سلیم میں سے رعل، ذکوان اور عصیہ کے قبائل پر بد دعا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے والے آمین کہتے تھے]

''وفي صحيح ابن خزيمة عن أنس أن النبي صلی اللہ علیہ وسلم كان لا يقنت إلا إذا دعا لقوم أو دعا على قوم'' (فتح الباري، ص : ۵۴۰)[5]

[صحیح ابن خزیمہ میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بلاشبہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت قنوت پڑھتے، جب کسی قوم کے لیے دعا یا کسی قوم کے خلاف بد دعا کرنا ہوتی]

''وروى الخطيب في كتاب القنوت من حديث محمد بن عبد الله الأنصاري ثنا سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن أنس أن النبي صلی اللہ علیہ وسلم كان لا يقنت إلا إذا دعا لقوم أو دعا عليهم، وهذا سند صحيح، قاله صاحب تنقيح التحقيق'' (فتح القدير : ۱/۱۸۶)[6]

[خطیب نے کتاب القنوت میں محمد بن عبد اللہ انصاری کی حدیث روایت کی ہے ، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں سعید بن ابی عروبہ نے بیان کیا، وہ قتادہ سے اور قتادہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت قنوت پڑھتے، جب کسی قوم کے حق میں دعا یا ان کے خلاف بد دعا کرنا مقصود ہوتا ۔ اس کی سند صحیح ہے ، جیسا کہ صاحبِ ''تنقیح التحقیق'' نے کہا ہے]

2 ۔ قنوتِ نوازل میں اس امر کی تخصیص ہے کہ اس میں مومنین کی فتح و نصرت اور کفار کی، جو مزاحمین مسلمین ہوں، ہزیمت و شکست کی دعا ہو، جیسا کہ حدیثِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ و حدیثِ انس رضی اللہ عنہ سے جو سوال نمبر 1 کے جواب میں منقول ہوئیں، ظاہر ہے ۔ اگر اس مضمون کی دعا کے خاص الفاظ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جائیں تو ازیں چہ بہتر، کیونکہ جو خیر و برکت ان میں مرجو ہے ، وہ دوسرے الفاظ میں مرجو نہیں ہے ، ورنہ جو دعا متضمن مضمون مذکورہ بالا پڑھی جائے ، کافی ہے ، کیونکہ اس باب میں تخصیص کسی دعا کی بلفظ اس طرح پر کہ انھیں الفاظ سے پڑھی جائے ، نہ دوسرے الفاظ سے ، کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے ۔ اس مضمون کی ماثور دعاؤں میں سے ایک دعا یہ ہے :

عن عبد الله بن أبي أوفى قال : دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يوم الأحزاب على المشركين، فقال : ((اللهم منزل الكتاب سريع الحساب، اللهم اهزم الأحزاب، اللهم اهزمهم وزلزلهم)) (متفق عليه، مشكوٰة شريف، ص : ۲۰۵)[7]

[عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احزاب کے دن مشرکین کے خلاف دعا فرمائی، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اے اللہ! اے کتاب نازل کرنے والے! اے جلد حساب لینے والے! اے اللہ! جماعتوں کو شکست دے دے ۔ اے اللہ! انھیں شکست دے اور انھیں لڑکھڑا دے]

وفي رواية : ((اللهم منزل الكتاب ومجري السحاب، وهازم الأحزاب، اهزمهم وانصرنا عليهم))[8] (نزل الأبرار، ص : ۳۲۴)

[ایک روایت میں یہ الفاظ ہے : اے اللہ! اے کتاب نازل کرنے والے! اے بادل کو چلانے والے! اے جماعتوں کو شکست دینے والے! ان کو شکست دے اور ان کے خلاف ہماری مدد فرما]

دوسری دعا یہ ہے :

((اللھم إنی أسألک [النعیم یوم العیلۃ و] الأمن یوم الخوف ، اللھم إنی عائذبک من شر ما أعطیتنا ، ومن شر ما منعتنا ، اللھم حبب إلینا الإیمان ، وزینہ فی قلوبنا ، وکرہ إلینا الکفر والفسوق والعصیان ، واجعلنا من الراشدین ، اللھم توفنا مسلمین ، وألحقنا بالصالحین غیر خزایا ولا مفتونین ، اللھم قاتل الکفرۃ الذین یکذبون رسلک ، ویصدون عن سبیلک ، واجعل علیھم رجزک وعذابک ، إلہ الحق آمین)) (أخرجہ النسائی ، وھذا لفظہ ، وابن حبان ، وصححہ الحاکم فی المستدرک ، وقال : صحیح علی شرط الشیخین)

[9][اے اللہ !میں تجھ سے (تنگی کے دن نعمت اور) جنگ کے دن امن کا سوال کرتا ہوں ، اے اللہ !میں تیری پناہ میں آتا ہوں ، اس کے شَر سے جو تونے ہمیں دیا اور جو تو نے ہم سے روک لیا۔ اے اللہ !ہمارے لیے ایمان کو محبوب بنا دے اور اسے ہمارے دلوں میں مزین کر دے اور کفر ، گناہ اور نافرمانی کو ہمارے لیے ناپسندیدہ بنا دے اور ہمیں ہدایت والے بنا دے ۔ اے اللہ !ہمیں مسلمان ہونے کی حالت میں فوت کر اور ہمیں رسوائی کے بغیر اور فتنہ زدہ بنائے بغیر نیک لوگوں کے ساتھ ملا دے ۔ اے اللہ!ان کافروں کو، جو تیرے رسولوں کو جھٹلاتے اور تیری راہ سے روکتے ہیں ، ہلاک کر اور ان پر اپنا غصہ اور عذاب نازل فرما۔ اے الٰہ الحق !ہماری دعا قبول فرما۔ اسے نسائی نے روایت کیا اور یہ الفاظ اسی کے ہیں ۔ نیز ابن حبان نے اسے روایت کیا ہے ۔ امام حاکم رحمہ اللہ نے اپنی مستدرک میں اسے صحیح کہا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ روایت شیخین کے شرط پر صحیح ہے]

---

[1] صحیح البخاري ، رقم الحدیث (٧٦٤) صحیح مسلم ، رقم الحدیث (٦٧٦)

[2] صحیح البخاري ، رقم الحدیث (٧٦٥)

[3] صحیح البخاري ، رقم الحدیث (٤٢٨٤) صحیح مسلم ، رقم الحدیث (٦٧٥)

[4] سنن أبي داود ، رقم الحدیث (١٤٤٣)

[5] صحیح ابن خزیمۃ (١/٣١٤)

[6] تنقیح التحقیق للذھبی (١/٢١٩)

[7] صحیح البخاري ، رقم الحدیث (٢٧٧٥) صحیح مسلم ، رقم الحدیث (١٧٤٢)

[8] صحیح البخاري ، رقم الحدیث (٢٨٠٤) صحیح مسلم ، رقم الحدیث (١٧٤٢)

[9] مسند أحمد (٣/٤٢٤) سنن النسائی ، الکبریٰ (٦/١٥٦) الأدب المفرد (ص : ٢٤٣) المستدرک للحاکم (٣/٢٦)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ ، صفحہ :212

محدث فتویٰ